سوال

(316) بیک وقت تین طلاقوں کے بعد رجوع کا مسئلہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو وقت لڑائی کے تین طلاق دیا اور بعد طلاق کے ڈیڑھ مہینے تک ہندہ اپنے شوہر سے الگ رہی، مگر ڈیڑھ ماہ کے بعد زید نے ہندہ کو پھسلا کر اپنی میل جول کر لیا اور ہندہ بسبب ناواقفیت مسئلہ شریعت کے اس کے پاس قریب برس کے رہی اور اب اس کا افشا عام ہوگیا، پس ہندہ بھی اس سے واقف ہوگئی۔ اب ازروئے قرآن وحدیث کیا کیا جائے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر زید نے تین طلاق ایک ساتھ دیا ہے تو قطع نظر اس کے کہ یہ طلاق مبغوض الٰہی ہے، جیسا کہ مشکوۃ (ص: 276 مطبوعہ انصاری) میں محمود بن لبید سے مروی ہے:

عن مَحْمُود بن لَبِيدٍ قَالَ أُخْبِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ جَمِيعًا؟ فَقَامَ غَضْبَانَ ثُمَّ قَالَ: أَيُلْعَبُ بِكِتَابِ اللَّهِ وَأَنَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ؟! حَتَّى قَامَ رَجُلٌ وَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَا أَقْتُلُهُ؟"[1] (رواه النسائی)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک آدمی کے بارے میں بتایا گیا، جس نے اپنی بیوی کو اکھٹی تین طلاقیں دے دی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم غصے کی حالت میں اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا: "کیا میری موجودگی میں اللہ تعالیٰ کی کتاب سے کھیلا جاتا ہے؟" حتیٰ کہ ایک آدمی کھڑا ہو کر کہنے لگا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں اسے قتل نہ کردوں؟

حکم ایک ہی طلاق کا رکھتا ہے، جیسا کہ صحیح مسلم (1/277 چھاپہ دہلی) میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: "كَانَ الطَّلَاقُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَسَنَتَيْنِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ طَلَاقُ الثَّلَاثِ وَاحِدَةٌ، فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّ النَّاسَ قَدِ اسْتَعْجَلُوا فِي أَمْرٍ كَانَتْ لَهُمْ فِيهِ أَنَاةٌ فَلَوْ أَمْضَيْنَاهُ عَلَيْهِمْ، فَأَمْضَاهُ عَلَيْهِمْ" رَوَاهُ مُسْلِمٌ

"راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں، ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں اور عہد عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے ابتدائی دو سالوں میں تین طلاقوں کو ایک ہی طلاق شمار کیا جاتا تھا، تو عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: لوگ اس معاملے (طلاق) میں، جس میں انھیں مہلت حاصل تھی، جلدی کرنے لگے ہیں، اگر ہم (ان کی تین طلاقوں کو، تین طلاقیں ہی) ان پر نافذ کر دیں (تو بہتر ہے) چنانچہ انھوں نے اس کو نافذ کر دیا"

پس اگر ڈیڑھ مہینے میں تین حیض سے اس عورت کو فراغت ہو چکی تھی، تب شوہر اس کا اسے اپنے لے آیا تو بے شک یہ فعل ناجائز ہوا۔ اب یہی شکل دونوں کے ملنے کی ہے کہ نکاح

کرایا جائے اور اگر قبل تین حیض سے فراغت کرنے کے شوہر اس عورت کو لے آیا، وہ بے شبہ رجعت صحیحہ ہے ۔

ہدایہ (ص :375 مصطفائی) میں ہے :

(قولہ والرجعۃ أن یقول راجعتک أو راجعت امرأتی) ہذا صریح الرجعۃ ولا خلاف فیہ فقولہ راجعتک ہذا فی الحضرۃ وقولہ راجعت امرأتی فی الحضرۃ والغیبۃ ثم الرجعۃ علی ضربین سنی وبدعی فالسنی أن یراجعہا بالقول ویشہد علی رجعتہا شاہدین ویعلمہا بذلک فإن راجعہا بالقول نحو أن یقول لہا راجعتک أو راجعت امرأتی ولم یشہد علی ذلک أو أشہد ولم یعلمہا بذلک فہو مخالف للسنۃ، والرجعۃ صحیحۃ وإن راجعہا بالفعل مثل أن یطأہا أو یقبلہا بشہوۃ أو ینظر إلی فرجہا بشہوۃ فإنہ یصیر مراجعا عندنا إلا أنہ یکرہ لہ ذلک ویستحب أن یراجعہا بعد ذلک بالإشہاد وإن نظر إلی سائر أعضائہا بشہوۃ لا یکون مراجعا .[[2]](#)

رجوع یہ ہے کہ وہ (رجوع کرنے والا) کہے : میں نے تجھ سے رجوع کیا یا میں نے اپنی بیوی سے رجوع کرلیا۔ رجوع کے یہ الفاظ صریح ہیں، ائمہ کے درمیان اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ انھوں نے کہا : (رجوع اس طرح بھی ہوجاتا ہے کہ وہ) اس (اپنی مطلقہ بیوی) سے وطی کرلے یا اسے بوسہ دے دیا شہوت کے ساتھ اسے چھوئے یا شہوت کے ساتھ اس کی شرم گاہ کو دیکھے"

---

[1]۔ صحیح مسلم رقم الحدیث(1472)

[2]۔ الھدایہ(2/6)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الطلاق والخلع، صفحہ :516

محدث فتویٰ